Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

فون ۴۴۹ رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ
The Daily ALFAZL RABWAH

بروز بدھ
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۲/۲۷ | ۹ جمادی الثانی ۱۳۹۳ ھ ، ۱۱ ماہ وفا ۱۳۵۲ ہش ، ۱۱ جولائی ۱۹۷۳ء | نمبر ۱۵۶

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ انسان کے لئے روحانی مدارج حاصل کرنا ممکن نہیں

جن لوگوں نے یہ مراتب اور مدارج حاصل کئے وہ بھی تو آخر انسان ہی تھے!

"انسان کو یہ کبھی خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ ایسا مرتبہ حاصل ہونا ناممکن ہے۔ یہ سب کچھ مل سکتا ہے اور ملتا ہے۔ جن لوگوں نے یہ مراتب اور مدارج حاصل کئے وہ بھی تو آخر انسان ہی تھے۔

اصل بات یہ ہے کہ جب انسان کے سامنے اس کے جرائم کی ایک لمبی فہرست ہوتی ہے تو وہ اسے دیکھ کر گھبرا جاتا ہے اور سمجھتا ہے کہ اس سے بچنا مشکل ہے۔ مگر یہ اس کی انسانی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ بہت سے لوگ یورپ میں بھی اس خیال کے موجود ہیں جو یہ کہتے ہیں کہ انبیاء علیہم السلام کی تعلیم کا فقط اتنا ہی منشاء ہے کہ انسان سے یہ اقرار کرایا جاوے کہ وہ ان کی تعلیم پر عمل کرنے کے ناقابل ہے یا اس پر قادر نہیں۔ ایسے لوگ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور طاقت سے محض ناواقف ہیں اور انہوں نے خدا تعالیٰ کی قدرتوں پر غور نہیں کیا۔ ......

دیکھو انسان پر کس قدر انقلاب آئے ہیں۔ ایک زمانہ انسان پر وہ گذرا ہے کہ وہ صرف نطفہ کی حالت میں تھا اور وہ وہ حالت تھی کہ کچھ بھی چیز نہ تھا۔ اگر زمین یا کپڑے پر گرتا تو چند منٹ کے اندر خشک ہو جاتا۔ پھر علقہ بنا اس میں ذرا بستگی پیدا ہوئی۔ اسوقت بھی اسکی کچھ ہستی نہ تھی۔ پھر مضغہ ہوا۔ پھر ایک اور زمانہ آیا کہ جنین کی صورت میں اس میں جان آئی۔ بعد اس کے پیدا ہوا۔ پھر شیر خوار سے بلوغ تک پہنچا۔ وغیرہ وغیرہ۔

اب غور کرو کہ جس قادر خدا نے انسان کو ایسے ایسے انقلابات میں سے گذار کر انسان بنا دیا۔ اور اب ایسا انسان ہے کہ گویا عقل حیران ہے کہ کیا سے کیا بن گیا۔ ناک منہ اور دوسرے اعضاء پر غور کرو کہ خدا تعالیٰ نے اسے کیا بنا دیا ہے۔ پھر اندرونی حواس خمسہ دیئے اور دوسرے قویٰ اور طاقتیں اسکو عطا کیں۔ پس خدائے قادر نے اس زمانہ سے جو یہ نطفہ تھا، عجیب تصرفات سے انسان بنا دیا۔ کیا یہ مشکل ہے کہ اسکو پاک حالت میں لے جاوے؟ اور جذبات سے الگ کر دے؟ جو شخص ان باتوں پر غور کرے گا وہ بے اختیار ہو کر کہہ اٹھے گا:۔

اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۳۷۸، ۳۷۹)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۔ ۱۰ ر وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

ربوہ ۔ ۱۰ ر وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

ٹانگ میں درد کی وجہ سے ضعف ہے۔

احباب التزاماً دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو صحت کاملہ و عاجلہ عطاء فرمائے اور تادیر سلامت رکھے۔ آمین

امریکہ سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ برادرم مکرم ڈاکٹر ملک رب نواز صاحب پروفیسر وسکانسن یونیورسٹی اور عزیزہ نعیمہ درد صاحبہ کو اللہ تعالیٰ نے ۲۵ ر جون کو دوسرا بچہ اور پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ایک ماہ قبل ۲۵ ر مئی کو خاکسار کی درخواست پر اس بچے کی پیدائش کے سلسلے میں نہ صرف دعا فرمائی تھی بلکہ اس کا نام بھی "عطاء القدوس" تجویز فرما دیا تھا۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس بچے کو درازیٔ عمر کے ساتھ نیک صالح اور خادمِ دین بنائے۔ آمین

نومولود حضرت مولنٰنا عبدالرحیم صاحب دردؓ کا نواسہ اور محترم ملک محمد نواز صاحب آف مجوکہ ضلع سرگودھا کا پوتا ہے۔

محمد شفیع اشرف۔ مربی سلسلہ احمدیہ۔ لاہور

امراء جماعت اور امراء اضلاع کی توجہ کیلئے

امراء و صدر صاحبان جماعتہائے احمدیہ نیز امراء اضلاع کی خدمت میں ایک دفعہ پھر یہ یاد دہانی کرائی جاتی ہے کہ نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی سو فیصد وصولی کی میعاد ختم ہونے والی ہے۔ اپنی جماعت کا جائزہ لیجئے۔ ایک فرد بھی ایسا نہیں ہونا چاہیئے جس کی طرف سے سو فیصد وصولی نہ ہو جائے۔ جزاکم اللہ خیراً۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

پبلشر:۔ مسعود احمد۔ پرنٹر:۔ سید عبدالحی۔ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی، ربوہ۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۱ ماہ وفا ۱۳۵۲ ہش

"قابلِ شرم ناشکرے پن کا مظاہرہ"

پاکستان کے مایۂ ناز فرزند اور دُنیائے اسلام کے بطلِ جلیل محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانانِ برصغیر کی تاریخ کے انتہائی نازک موڑ پر ۱۹۴۷ء میں بونڈری کمیشن کے روبرو جس مہارت و لیاقت، جس قوت و شوکت اور جس مدلل و مؤثر طریق پر مسلم لیگ کا کیس پیش کیا اور جس بے غرضی و بے لوثی، جس محنت و جانفشانی اور جس جانسوزی و جانکاہی سے مسلمانوں کے مفادات کی حفاظت کا فریضہ سرانجام دیا اُسکی تفاصیل تاریخِ قیامِ پاکستان کے ایک نہایت ہی اہم اور سنہری باب کی حیثیت رکھتی ہیں۔ آپ کی اِن اور اِن جیسی اُن دوسری عظیم الشان خدمات کیوجہ سے جو بین الاقوامی سطح پر آپ نے عالمِ اسلام کی سرانجام دیں دنیا بھر کے مسلمان آپکے ممنونِ احسان رہے ہیں اور ہیں۔ پُوری دنیائے اسلام آپ پر محبّت و عقیدت کے پھُول نچھاور کرتی رہی ہے اور جس ملک میں بھی آپ تشریف لے گئے ہیں وہاں کے مسلمانوں نے فرطِ مسرت سے جھوم جھوم کر آپکے لئے ہمیشہ ہی دیدہ و دل فرشِ راہ کئے ہیں۔

بایں ہمہ اِس ملک میں ایک مختصر سا طبقہ ایسا رہا ہے اور ہے جو سرے سے قیامِ پاکستان کا ہی مخالف تھا اور جو مسلمانانِ برصغیر کی محبوب ترین انتہائی محسن ہستی جناب قائدِ اعظم مرحوم کے احسانوں اور آپ کے بعد چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب بالقابہ کی خدمات کو نہ صرف یہ کہ تسلیم نہیں کرتا بلکہ ان کی طرف سراسر جھوٹی اور من گھڑت باتیں منسوب کر کے انہیں بدنام کرنے میں بھی اپنی طرف سے کوئی کسر اُٹھا نہیں رکھتا۔ ابھی حال ہی میں ایک ہفت روزہ میں ایسے ہی طبقہ کے ایک نمائندے کا مضمون شائع ہوا تھا جس میں محترم چوہدری صاحب موصوف کی اُن خدمات کو جو آپ نے علی الخصوص بونڈری کمیشن کے روبرو مسلم لیگ کا کیس پیش کرنے کے سلسلہ میں انجام دیں عمدًا گھناؤنے رنگ میں پیش کیا گیا کہ گویا آپ نے اُس موقع پر مسلم مفادات کو سخت نقصان پہنچایا اور پھر ستم بالائے ستم یہ کہ مضمون نگار نے محترم چوہدری صاحب موصوف کے ساتھ جناب قائدِ اعظم مرحوم کی شان میں گستاخی کرنے میں بھی کوئی ندامت محسوس نہ کی۔ محترم چوہدری صاحب موصوف ان تمام سراسر جھوٹے اور بے بنیاد اتہامات کی ایڈیٹر الفضل کے نام اپنے مکتوب محررہ ۲۲ جون ۱۹۷۳ء (مرسلہ از لنڈن) میں تردید فرما چکے ہیں اور آپ کا یہ مکتوب گرامی ۴ جولائی ۱۹۷۳ء کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ تاہم عین اُس زمانہ میں جبکہ محترم چوہدری صاحب موصوف نے ملّتِ اسلامیہ کے مسلّمہ وکیل کی حیثیت سے بونڈری کمشن کے رُوبرو مسلمانوں کا کیس پیش فرمایا مسلمان پریس نے آپ کی نہایت قابلِ قدر خدمات کو سراہتے ہوئے جس شاندار طریقہ پر آپ کی خدمت میں خراجِ عقیدت پیش کیا اور خود قائدِ اعظم مرحوم نے آپ کی اِن خدمات پر جس خوشنودی کا اظہار فرمایا اور آپ کو پیہم تلطفات سے نوازا، اُس کی ایک جھلک ہم ذیل میں ہدیۂ قارئین کرتے ہیں تاکہ وُہ مخصوص طبقہ جو احسان فراموشی میں اپنا جواب نہیں رکھتا اس کی افتراء پردازی مزید طشت از بام ہو سکے۔

محترم چوہدری صاحب موصوف نے جس قابلیت اور غیر معمولی مہارت کے ساتھ ملّتِ اسلامیہ کی وکالت کا فرض ادا فرمایا جناب قائدِ اعظم مرحوم اس سے بے حد خوش ہوئے چنانچہ آپ کو بطورِ خاص یاد فرمایا۔ جب آپ حاضر ہوئے تو نہ صرف قائدِ اعظم نے آپ کو تعریفی کلمات سے نوازا بلکہ عام معمول کے خلاف آپ کو معانقہ کا شرف بھی بخشا اور پھر کھانے کی دعوت سے بھی سرفراز فرمایا۔ چنانچہ محترم چوہدری صاحب موصوف اپنی خود نوشت سوانح حیات میں اِس واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے رقم فرماتے ہیں:-

"میں بحث کے سلسلہ میں ابھی لاہور ہی میں تھا کہ مجھے قائدِ اعظم کا پیغام ملا کہ کمشن سے فارغ ہونے کے بعد مَیں اُن کی خدمت میں حاضر ہو کر بھوپال جاؤں۔ انہوں نے کمالِ شفقت سے کھانے کی دعوت دی۔ حاضر ہونے پر معانقہ کا شرف بخشا اور فرمایا مَیں تم سے بہت خوش ہوں اور تمہارا نہایت ممنون ہوں کہ جو کام تمہارے سُپرد کیا گیا تھا تم نے اسے اعلیٰ قابلیت سے اور نہایت احسن طریق سے سرانجام دیا۔" (تحدیثِ نعمت صفحہ ۵۰۸)

اس کے بعد بھی محترم جناب قائدِ اعظم مرحوم پیہم اپنی خوشنودی، قدردانی اور عزت افزائی کا عملی اظہار فرماتے رہے چنانچہ اس کا اندازہ اُسوقت مسلم لیگ کے ترجمان اخبار "نوائے وقت" لاہور کے اُس اداریتی نوٹ سے لگایا جا سکتا ہے جو اُس نے کمشن ختم ہونے پر اپنے ۲۴ اگست ۱۹۴۸ء کے شمارہ میں شائع کیا۔ اس نے لکھا:-

"جب قائدِ اعظم نے یہ چاہا کہ آپ پنجاب بونڈری کمشن کے سامنے مسلمانوں کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں تو ظفر اللہ خان نے فوراً یہ خدمت انجام دینے کی حامی بھری۔ جو افراد کمشن کے ارکان کی حیثیت سے جج بنا کر بٹھائے گئے تھے وہ باعتبارِ تجربہ و صلاحیت آپ کے مقابلہ میں طفلانِ مکتب سے زیادہ حیثیت نہ رکھتے تھے لیکن قائدِ اعظم کی خواہش تھی کہ ظفر اللہ کمشن کے سامنے ملّت کے وکیل کی حیثیت سے پیش ہوں اس لئے آپ نے بلا تامل یہ کام اپنے ذمہ لیا اور اسے ایسی قابلیت سے سرانجام دیا کہ قائدِ اعظم نے خوش ہو کر آپ کو یو، این، او میں پاکستانی وفد کا قائد مقرر کر دیا۔ جس طرح آپ نے ملّت کی وکالت کا حق ادا کیا تھا اِس سے آپ کا نام پاکستان کے قابلِ احترام خادموں میں شامل ہو چکا تھا۔ آپ نے ملک و ملّت کی جو شاندار خدمات سرانجام دیں تو قائدِ اعظم انہیں حکومت پاکستان کے اس عہدے پر فائز کرنے پر تیار ہو گئے جو باعتبارِ منصب وزیرِ اعظم کے بعد سب سے اہم اور وسیع عہدہ شمار ہوتا ہے۔ قائدِ اعظم نے چوہدری صاحب کو بلا تامل پاکستان کا وزیر خارجہ بنا دیا لیکن ظفر اللہ کے ہاتھوں وہ زبردست کارنامہ انجام دینا باقی تھا جس سے اس کا نام تاریخِ پاکستان میں ہمیشہ زندہ رہے گا (یعنی یو، این، او میں مسئلہ کشمیر کی وکالت۔ ناقل)"

اور روزنامہ "نوائے وقت" لاہور ہی کا وہ نوٹ جو اس نے باؤنڈری کمشن کے اجلاس کے خاتمہ پر شائع کیا ملّت کے نہایت مقتدر وکیل کی حیثیت سے محترم چوہدری صاحب موصوف کی خدمتِ جلیل القدر کا کچھ کم آئینہ دار نہیں ہے۔ اعتراف اور شکرگزاری کے جذبہ سے معمور ہو کر اس نے لکھا:-

"حد بندی کمشن کا اجلاس ختم ہؤا۔ سنسر کی پابندیوں کی وجہ سے ہم نہ اجلاس کی کارروائی چھاپ سکے نہ اس پر تبصرہ ہی ممکن ہے۔ کمشن کا اجلاس دس دن جاری رہا۔ ساڑھے چار دن مسلمانوں کی طرف سے بحث کیلئے مخصوص رہے۔ مسلمانوں کے وقت میں سے ہی ان کے دوسرے حامیوں کو بھی وقت دیا گیا۔ اِس حساب سے کوئی چار دن سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کی طرف سے نہایت مدلّل، نہایت فاضلانہ اور نہایت معقول بحث کی۔ کامیابی بخشنا خدا کے ہاتھ میں ہے مگر جس خوبی اور قابلیت کے ساتھ سر محمد ظفر اللہ خان صاحب نے مسلمانوں کا کیس پیش کیا اس سے مسلمانوں کو اتنا اطمینان ضرور ہو گیا کہ ان کی طرف سے حق و انصاف کی بات نہایت مناسب اور احسن طریقہ سے اربابِ اختیار تک پہنچا دی گئی ہے۔ سر ظفر اللہ خان صاحب کو کیس کی تیاری کیلئے بہت کم وقت ملا مگر اپنے خلوص اور قابلیت کے باعث انہوں نے اپنا فرض بڑی خوبی کے ساتھ ادا کیا۔ ہمیں یقین ہے کہ پنجاب کے سارے مسلمان بلالحاظ عقیدہ ان کے اِس کام کے معترف اور شکرگزار ہوں گے۔" (نوائے وقت یکم اگست ۱۹۴۸ء)

بلاشبہ سارے ہی مسلمان بلالحاظ عقیدہ محترم چوہدری صاحب موصوف کی اِس عظیم الشان خدمت کے دل سے معترف اور شکرگزار تھے اور اب بھی ہیں البتہ وہ محدود طبقہ جو قیامِ پاکستان کا مخالف تھا اندر ہی اندر پیچ و تاب کھا رہا تھا۔ وہ اُسوقت تو قائدِ اعظم مرحوم اور جمہور مسلمانوں کے جذبۂ قدردانی کے باعث منقار زیرِ پر رہا لیکن قائدِ اعظم کی وفات کے بعد اس نے کل پُرزے نکالنے شروع کئے اور بالآخر جب ۱۹۵۳ء کے فساداتِ پنجاب سے قبل اس نے قائدِ اعظم مرحوم کے ساتھ ساتھ محترم چوہدری صاحب موصوف کے خلاف بے بنیاد الزامات لگانے کا سلسلہ شروع کیا اور خود تحقیقاتی عدالت میں بھی انہیں دُہرایا تو محترم جناب جسٹس محمد منیر نے جو بونڈری کمشن کے مسلمانوں کی طرف سے ممتاز رکن اور فساداتِ پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کے صدر تھے اپنی عدالتی رپورٹ میں لکھا:-

"عدالت ہذا کا صدر (جو اس بونڈری) کمشن کا ممبر تھا اس بہادرانہ جدوجہد پر تشکّر و امتنان کا اظہار کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے جو چوہدری ظفر اللہ خان صاحب نے گورداسپور کے معاملہ میں کی تھی۔ یہ حقیقت بونڈری کمشن کے کاغذات میں ظاہر و باہر ہے اور جس شخص کو اس مسئلہ سے دلچسپی ہو وہ شوق سے اس ریکارڈ کا معائنہ کر سکتا ہے۔ چوہدری ظفر اللہ خان نے مسلمانوں کی نہایت بے غرضانہ خدمات سرانجام دیں۔ ان خدمات کے باوجود بعض جماعتوں نے عدالتِ تحقیقات میں انکا ذکر جس انداز میں کیا ہے وہ قابلِ شرم ناشکرے پن کا ثبوت ہے۔" (رپورٹ تحقیقاتِ عدالت صفحہ ۲۰۹)

ایک عرصہ گزرنے کے بعد اُسی طبقہ کا ایک ہفت روزہ اخبار کے ذریعہ محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی مسلّمہ طور پر انتہائی قابلِ ستائش اور قابلِ قدر ملّی خدمات کی قدر کم کرنے کی غرض سے ایک دفعہ پھر سراسر جھوٹے اور بے بنیاد الزامات کو ہوا دینا انتہائی ناشائستہ حرکت ہے۔ اس پر عالی جناب جسٹس محمد منیر صاحب سابق چیف جسٹس آف پاکستان ہی کے الفاظ دُہراتے ہوئے بجز اس کے اور کیا کہا جا سکتا ہے کہ ——— "یہ قابلِ شرم ناشکرے پن کا ثبوت ہے"۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مقبرہ یوز آسف کا تاریخی پس منظر

کیا یوز آسف اور یوز آسپ ایک ہیں

مکرم شیخ عبدالقادر صاحب ۱۲ رستم پارک نوان کوٹ لاہور

سرینگر محلہ خانیار میں ایک مشہور مقبرہ ہے جسے روضہ بل بھی کہتے ہیں اس میں دو مزار ہیں۔ ایک سید نصیر الدین کی قبر ہے اور ایک "یوز آسف کا مزار"۔ کشمیر کی تاریخ سے پتہ لگتا ہے کہ یوز آسف پرانے وقتوں کے ایک پیغمبر تھے اس مزار کو نبی صاحب کا مقبرہ بھی کہتے ہیں۔ تاریخ کشمیر سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ ۱۵ ویں صدی عیسوی میں کشمیر میں والئ مصر نے ایک سفیر بھیجا وہ (حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھا۔ اس کا نام "یوز آسپ" تھا۔ سید نصیر الدین سے اس کی ملاقات ہوئی۔ سید موصوف میں کچھ ایسی روحانی کشش تھی کہ یوز آسپ نے واپس جانے کا نام نہ لیا۔ ساری زندگی انہی کی رفاقت میں بسر کر دی اور کونوا مع الصادقین کا ثبوت دیا۔ کشمیر کے سادات کرام مقبرہ یوز آسف پر اور ثبوت دیکھ چکے تھے۔ سید نصیر الدین جب فوت ہوئے تو جوار پیغمبر میں ان کو جگہ ملی۔ یوز آسپ کی قبر گوشہ گمنامی میں ہے۔ قرین قیاس ہے کہ اس مقبرہ کے قرب و جوار میں وہ بھی دفن ہیں۔

اس واقعہ کو بنیاد بنا کر کشمیر کے بعض علماء تاریخ نے یہ تاثر دیا ہے کہ یوز آسپ اور یوز آسف ایک ہی شخص ہے (کشمیر از ڈاکٹر غلام محی الدین صوفی ص۳۳ و رہنمائے کشمیر از محمد الدین فوق ص۱۱۱)

گویا مقبرہ یوز آسف میں والئ مصر کے سفیر یوز آسپ دفن ہیں یہ بات چونکہ بالبداہت غلط ہے اسلئے آج ہم اس موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کریں گے

کشمیر کی تاریخیں متفقہ طور پر بتاتی ہیں کہ "یوز آصف" (یوز آسف) عہد قدیم کے ایک پیغمبر تھے جو کہ کشمیر کی طرف مبعوث ہوئے۔ ارض شام سے کشمیر کی طرف آئے اس کے برعکس "یوز آسپ" ایک سفیر تھا نہ کہ پیغمبر لہذا یہ امر بالکل واضح ہے کہ یہ دو مختلف شخصیتیں ہیں۔ پھر یوز آصف اور یوز آسپ نام میں بھی فرق ہے یوز آسف کون تھے؟ اس سلسلہ میں مندرجہ ذیل تاریخی حقائق قابل غور ہیں۔

۱۔ بھوشش پران کا وہ حصہ جو کہ قرون اولیٰ میں مرتب ہوا۔ اس میں صاف لکھا ہے کہ عیسےٰ مسیح ہمالہ دیش میں آئے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہندوستان کے شمال مغرب اور دوسرے بلاد شرقیہ میں بنی اسرائیل بسے ہوئے تھے۔ یہ قدیم ترین حوالہ اس باب میں ہمیں ملتا ہے۔

۲۔ کشمیر کی منظوم سنسکرت تاریخ جو کہ پنڈت کلہن نے ۱۱۴۸-۱۱۴۹ء میں تصنیف کی اس میں لکھا ہے کہ کشمیر میں کئی بزرگ اور مہاتما وارد ہوئے آخر میں ایشانہ نے سرزمین کشمیر کو اپنے قدوم میمنت لزوم سے سرفراز کیا۔ آگے چل کر قرون اولیٰ کے واقعات میں ایک صد رسیدہ بزرگ ایشانہ دیو کا ذکر ہے ایشانہ سے مراد عیسیٰ علیہ السلام ہیں؟ یہ امر قابل غور ہے بھوشش پران میں لکھا ہے کہ عیسیٰ دراصل ایش (ایشانہ) سے مشتق ہے۔ یہ ایک سامی نام کی سنسکرت آمیز تشریح ہے

۳۔ پیغمبر یوز آسف کی کشمیر میں آمد کا ذکر پرانی فارسی تاریخوں میں ہمیں ملتا ہے کشمیر کی سب سے پرانی تاریخ میں ہے کہ یوز آصف سے مراد یسوع پیغمبر بنی اسرائیل ہے۔

تفصیل آگے آئے گی۔

۴۔ یوز آسف کا ذکر آج سے ایک ہزار سال پہلے کی مشہور کتاب اکمال الدین میں بھی موجود ہے۔

یہ عربی کتاب ہے۔ اس میں یوز آسف کا طویل قصہ درج ہے آخر میں ہے

یوز آصف پھرتے پھراتے اس ملک میں پہنچے جسے کشمیر کہتے ہیں اور اس ملک کے طول و عرض میں پھرتے رہے اور اپنی باقی زندگی وہیں گزاری یہاں تک کہ وفات پا گئے۔ الخ (انہوں نے مادی جسم چھوڑا اور ان کی روح نے) نور اعلیٰ کی طرف پرواز کیا۔

اس کتاب کے مصنف شیخ سعید الصادق ابن بابویہ قمی ہیں مصنف کا انتقال ۳۸۰ھ میں ہوا۔ گویا یہ کتاب ایک ہزار سال پرانی ہے۔ اکمال الدین کے مصنف نے یوز آسف کا قصہ کہاں سے لیا اس کے لئے ہمیں اور پیچھے جانا ہوگا

۵۔ قرون اولیٰ میں ایک صحیفہ تیار ہوا جسے بوذ آسف یا یوز آسف کہتے ہیں۔ اس کا ترجمہ بہت سی متداول زبانوں میں ہوا۔ اکمال الدین میں اس کا ترجمہ پیش کیا گیا۔ اس سے قبل عہد عباسیہ میں بھی اس کا ترجمہ ہو چکا تھا۔ عہد عباسیہ کا عربی نسخہ مل چکا ہے اس کے آخری ورق کا انگریزی ترجمہ "ڈیوڈ مارشل لانگ" نے اپنی کتاب WISDOM of BILAHAR میں شائع کیا ہے۔ کتاب کا مکمل اردو ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ اسی کتاب میں ایک ہندو راجکمار کا فرضی افسانہ حیات پیش کیا گیا۔ وہ بدھ ولی بن گیا اس کا نام بوذ آسف تھا۔ اس داستان کے برعکس کتاب کے آخر میں اہل ہند کی ایک قدیم روایت کا ذکر ہے جس کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

اہل ہند کے عقیدہ کے مطابق جس وقت بوذ آسف روانہ ہوا چار فرشتے اس کے ہمراہ ہوئے جو اس کی دلجمعی و تسلی کرتے اور اسے ثابت قدم رکھتے تھے۔ اہل ہند یہ بھی اعتقاد رکھتے ہیں کہ بوذ آسف خدا کے ان رسولوں میں سے تھا جو اگلے زمانہ میں گزرے ہیں اور وہ ہندوستان میں شہر بشہر پھرا تھا ... اسی طرح سے وہ پھرتا ہوا کشمیر پہنچا جو اس کے سفر کا منتہیٰ ثابت ہوا۔ اس لئے کہ موت نے یہاں سے آگے بڑھنے نہ دیا.... اس کے بعد اس نے اپنے شاگرد ابابیل سے کہا کہ میرے لئے تھوڑی سی جگہ صاف کرو جس پر وہ پاؤں پھیلا کر لیٹ گیا...... اور اس جہان سے گزر گیا۔"

(کتاب بوذ آسف و بلوہر عربی نسخہ خلافت عباسیہ اردو ترجمہ از سید عبدالغنی ص۲۶۲ - ص۲۵۹)

۶۔ پروفیسر فلپ حتی لکھتے ہیں:۔ کہ قرون وسطیٰ میں جوزافت (یوز آسف) کو دو دفعہ مسیحی ولی بنایا گیا۔ چھٹی صدی عیسوی میں سینٹ سابا کی خانقاہ میں یوحنا نامی ایک عالم رہتا تھا۔ غالباً اس نے پہلی بار کلیسیا کو اس قصہ سے روشناس کیا اور قرون وسطیٰ میں لاطینی اور یونانی کلیسیا دونوں نے سینٹ جوزافت کو تقدس کا جامہ پہنایا اور اسے ایک عیسائی ولی کے روپ میں پیش کیا۔

پھر لکھتے ہیں۔ کہ ابن الندیم کی الفہرست میں ایک کتاب "البد" یعنی بدھا کی کتاب اور ایک کتاب "بوذ آسف" کے نام مذکور ہیں یہ دونوں صریحاً پہلوی اصل سے عربی میں ترجمہ ہوئی تھیں۔

ڈیوڈ مارشل لانگ نے جا بجا کہ عیسائیوں کی اساطیر قدیمہ سے قصہ یوز آسف ڈھونڈ نکالا ہے اس قصہ میں اسے ایک عیسائی ولی کے روپ میں پیش کیا گیا یہ سب قصے پندرھویں صدی سے بہت پہلے کے ہیں۔

ان تاریخی حقائق سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ بوذ آسف یا یوز آسف قرون اولیٰ کی کوئی شخصیت ہے پندرھویں صدی کا یوز آسپ کوئی اور شخص ہے۔ اس دوسری شخصیت کے حالات بھی ہمیں تاریخ کشمیر سے مل جاتے ہیں۔

(باقی)

"حضرت مسیح علیہ السلام کو ان کے فرض رسالت کے رو سے ملک پنجاب اور اس کے نواح کی طرف سفر کرنا نہایت ضروری تھا کیونکہ بنی اسرائیل کے دس فرقے جن کا نام انجیل میں اسرائیل کی گم شدہ بھیڑیں رکھا گیا ہے ان ملکوں میں آ گئے تھے جن کے آنے سے کسی مؤرخ کو انکار نہیں"
(مسیح ہندوستان میں)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز اور اسکی اہمیت

مکرم سید شمشاد احمد صاحب ناصر۔ ربوہ

نماز ارکان اسلام میں سے پہلا اور سب سے اہم رکن ہے ایک حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ مومن اور کافر کے درمیان فرق کرنے والی چیز نماز ہی ہے۔ ایک اور حدیث میں فرماتے ہیں۔

الصلوٰۃ معراج المومن

کہ مومنوں کے لئے ترقی کا زینہ نماز ہی ہے اگر ہم نماز کی حقیقت پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ نماز تمام مذہب کا خلاصہ ہے یہ مذہب کی روح کو پیدا کرنے اور سمجھنے کے لئے عملی تربیت ہے اللہ تعالیٰ سورۃ البقرہ کے شروع میں ہی فرماتے ہیں یقیمون الصلوٰۃ

یعنی متقی وہ ہیں جو نماز کو قائم رکھتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ نے تفسیر سورۃ البقرہ میں اقامۃ الصلوٰۃ کے چھ معانی بیان فرمائے ہیں مختصراً بیان کرتا ہوں

۱۔ یقیمون الصلوٰۃ کے ایک معنی یہ ہیں کہ وہ نمازیں ناغہ نہیں کرتے، ایسی نماز جس میں ناغہ کیا جائے اسلام کے نزدیک نماز ہی نہیں ہے

۲۔ اقامۃ کے دوسرے معنے اعتدال اور درستی کے ہیں اس رو سے یقیمون الصلوٰۃ کے معنے ہوں گے کہ متقی نماز کو اس کی ظاہری شرائط کے مطابق ادا کرتے ہیں اور اس کے لئے جو قواعد مقرر ہیں ان کو توڑتے نہیں

۳۔ تیسرے معنے اقامۃ کے کھڑا کرنے کے ہیں یعنی وہ نماز کو گرنے نہیں دیتے یعنی ہمیشہ اس کوشش میں رہتے ہیں کہ ان کی نماز درست اور با شرائط ادا ہو

۴۔ چوتھے معنے یقیمون الصلوٰۃ کے یہ ہیں کہ متقی لوگ دوسروں کو نماز کی ترغیب دیتے ہیں کیونکہ کسی کام کو کھڑا کرنے کا ایک یہ بھی طریق ہے کہ اسے رائج کیا جائے اور لوگوں کو اسکی ترغیب دلائی جائے

۵۔ پانچویں معنی اقامۃ کے باجماعت ادا کرنے کے ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں:۔

"نماز باجماعت کی ضرورت کو عام طور پر مسلمان بھول گئے ہیں۔ اور یہ ایک بڑا موجب مسلمانوں کے تفرقہ اور اختلاف کا ہے اللہ تعالیٰ نے اس عبادت میں بہت سی شخصی اور قومی نیکیاں رکھی تھیں مگر افسوس کہ مسلمانوں نے انہیں بھلا دیا۔ قرآن کریم نے جہاں بھی نماز کا حکم دیا نماز باجماعت کا حکم دیا ہے خالی نماز پڑھنے کا کہیں بھی حکم نہیں۔ اس سے مفہوم ہوتا ہے کہ نماز باجماعت اہم اصول دین میں سے ہے ... پس جو کوئی شخص بیمار یا شہر سے باہر ہونے یا نسیان یا دوسرے مسلمان کے موجود نہ ہونے کے عذر کے سوا نماز باجماعت کو ترک کرتا ہے خواہ وہ گھر پر نماز پڑھ بھی لے تو اس کی نماز نہ ہوگی۔ اور وہ نماز کا تارک سمجھا جائے گا"

(تفسیر کبیر تفسیر سورۃ البقرہ ص۱۰۵)

۶۔ چھٹے معنے یہ ہیں کہ نماز چستی اور ہوشیاری سے ادا کی جائے۔

ان تمام معانی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ اسلام میں نماز کی اہمیت کیا ہے اور اس کے متعلق کتنا زور دیا گیا ہے حضرت المصلح الموعودؓ فرماتے ہیں:۔

"نماز کے بغیر اسلام کوئی چیز نہیں اگر کوئی قوم چاہتی ہے کہ وہ اپنی آئندہ نسلوں میں اسلامی روح قائم رکھے تو اس کا فرض ہے کہ اپنی قوم کے ہر بچے کو نماز کی عادت ڈالے"

(مشعل راہ ص۸۲)

ایک اور جگہ فرماتے ہیں:۔

"پس اگر نمازیں پڑھنی ہی ہوں ان سے وہ فوائد حاصل کرنے ہوں جو شریعت نے نمازوں کے بیان کئے ہیں تو تمہیں نمازوں کو ان کی شرائط کے ساتھ ادا کرنا چاہیئے۔"

(ص۸۳)

نماز کی اہمیت

اسلام میں نماز کی اہمیت پر بہت زور دیا گیا ہے یہی وجہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔

ان اول ما یحاسب به العبد الصلوٰۃ

(کنز العمال)

ترجمہ:۔ بندہ سے سب سے پہلے جس چیز کا حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔"

اس حدیث سے نماز کی اہمیت کا اندازہ بھی ہو جاتا ہے کہ قیامت کے دن جب جان گداز ہو رہی ہوگی سب سے پہلے نماز ہی کے متعلق پوچھا جائے گا۔"

سیدنا المصلح الموعودؓ بھی فرماتے ہیں:۔

"جس وقت کوئی شخص کسی نماز کو چھوڑتا ہے اسی وقت وہ احمدیت سے خارج ہو جاتا ہے۔" (مشعل راہ ص۸۳)

پھر فرماتے ہیں:۔

"ایک شخص جو اپنے آپ کو احمدی کہتا ہے اور پھر نماز نہیں پڑھتا اور نماز نہ پڑھنے کے یہی معنے نہیں کہ وہ کبھی نماز نہیں پڑھتا بلکہ سال بھر میں اگر وہ ایک نماز بھی چھوڑتا ہے یا دس سال میں وہ ایک نماز بھی ترک کر دیتا ہے تو وہ کسی صورت میں احمدی نہیں کہلا سکتا اگر اس کو یہ خیال ہو کہ میں نے ۲۰ سال میں صرف ایک نماز چھوڑی ہے تو پھر کیا ہوگا تو وہ ایک وہم میں مبتلا ہے اگر وہ بیس سال میں ایک نماز بھی چھوڑ دیتا ہے تو پھر بھی وہ احمدی نہیں کہلا سکتا۔" ...

(مشعل راہ ص۸۴)

اسی طرح فرماتے ہیں:۔

"ہم پر اس شخص کی کوئی ذمہ داری نہیں ہو سکتی جو بے نماز ہے اور ایسے شخص کا یہی علاج ہے کہ ہم اس کے احمدیت سے خارج ہونے کا اعلان کر دیں"

(ص۸۵)

پس حضرت المصلح الموعودؓ کے یہ ارشادات ایسے نہیں ہیں کہ جنہیں نظر انداز کیا جا سکے ہم میں سے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ خواہ وہ بڑا ہو یا چھوٹا، مرد ہو یا عورت، نوجوان ہو یا بوڑھا، وہ نماز کی پابندی کرے ورنہ بالفاظ دیگر وہ احمدیت سے خارج ہونے کے مترادف ہے۔ مامور زمانہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں:

"جو شخص پنجگانہ نماز کا التزام نہیں کرتا وہ میری جماعت میں سے نہیں ہے۔"

(کشتی نوح)

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے پانچوں نمازوں کی ایک نہایت شاندار تمثیل بیان فرمائی ہے فرمایا:۔

عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ انہ سمع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم قال ارایتم لو ان نھرا بباب احدکم یغتسل منہ کل یوم خمس مرات ھل یبقی من درنہ شیء قالوا لا یبقی من درنہ قال کذلک مثل الصلوات الخمس یمحو اللہ بھن الخطایا۔

(بخاری)

ترجمہ:۔ حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا تم بتاؤ کہ اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر نہر بہتی ہو اور وہ اس نہر میں دن میں پانچ مرتبہ نہائے دھوئے تو کیا میل اس کے جسم پر باقی رہے گی صحابہؓ نے عرض کی کہ اس طرح تو میل باقی رہ ہی نہیں سکتی۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اسی طرح پانچوں نمازوں کی مثال ہے اللہ تعالیٰ ان سے گناہوں کو مٹاتا ہے۔

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ حضور قلب سے نماز ادا کرنے کے بعد تمہاری روح پر کوئی میل باقی نہ رہے گی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کیا خوب فرمایا ہے:۔

"جسم کو مل مل کے دھونا یہ تو کچھ مشکل نہیں
دل کو جو دھووے وہی ہے پاک نزد کردگار"

درخواست دعا

خاکسار کا چھوٹا بھائی ظہور احمد بعارضہ بخار بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت سے اس کی کامل شفایابی کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

(عبدالکریم۔ محلہ دار الرحمت شرقی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان برائے نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

یکم نومبر ۱۹۷۲ء تا ۳۱ جنوری ۱۹۷۳ء

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ دس روپیہ سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے۔ قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

امتیاز زاہدہ صاحبہ بذریعہ ناصر الدین صاحب	ربوہ	۱۰	روپے
امۃ الرفیق طاہرہ صاحبہ دارالرحمت وسطی	ربوہ	۱۰	"
اہلیہ صاحبہ شیخ محمد صدیق صاحب مرحوم (بذریعہ ملک عبدالرب صاحب)	"	۱۰۰	"
" میاں عبدالسمیع صاحب دارالرحمت شرقی	"	۲۰	"
بشریٰ احمد آرچرڈ صاحب مبلغ اسلام (بذریعہ بیگم مرزا محمد شفیع صاحب)	"	۱۰	"
چوہدری عبدالکریم صاحب دارالرحمت شرقی	"	۱۰	"
حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ مدظلہا العالی	"	۲۰	"
" مہر آپا صاحبہ	"	۱۰	"
" نواب مبارکہ بیگم صاحبہ	"	۳۰	"
حنیف الرحمن صاحب ابن حکیم حفیظ الرحمن صاحب سنوری	"	۱۰	"
خورشید بشریٰ صاحبہ آف سیالکوٹ	"	۱۰	"
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ (از طرف مبینہ صاحبہ نائیجیریا)	"	۵۰	"
ڈاکٹر نصیر احمد صاحب پرویز پروازی (از طرف بچگان)	"	۱۰	"
راجہ مسعود احمد صاحب دارالصدر غربی	"	۱۰	"
رشید احمد صاحب بھٹی دارالبرکات	"	۲۰۰	"
سیکرٹری صاحب مال دارالرحمت شرقی	"	۱۱/۵۰	"
ظفر اللہ خان صاحب دارالصدر غربی	"	۱۱	"
مرزا محمد لقمان صاحب ایم ایس سی باب الابواب	"	۲۰	"
مسز عائشہ عظیم صاحبہ معرفت شیخ مبارک احمد	"	۵۰۰	"
ملک حمید اللہ صاحب	"	۱۰	"
ملک عبدالرب صاحب دارالرحمت غربی	"	۱۰	"
منور باجوہ صاحب	"	۵۰	"
مولوی عبدالرحیم صاحب دارالرحمت وسطی	"	۴۰	"
نصرت جہاں بیگم محمود احمد صاحب دہلی	"	۲۰	"
بشریٰ بیگم صاحبہ پرانی انارکلی	لاہور	۲۰	"
چوہدری عابد علی صاحب بٹر	"	۲۰	"
میاں اکبر علی صاحب	"	۲۵	"
شیخ رفیق احمد صاحب حلقہ دارالذکر	"	۲۵	"
حافظ عبدالکریم صاحب فضل دہلی گیٹ	"	۱۰۰	"
محمد اسماعیل صاحب	"	۱۰	"
شیخ ریاض قدیر صاحب مانگڑھ	"	۵۵	"
کشور صدیقی صاحبہ مانگڑھ کالونی مغلپورہ	"	۱۰	"
پوسے مخدوم (منجانب والدہ محترمہ مرحومہ) رحمان پورہ	"	۱۰	"
اشفاق احمد صاحب سلطان پورہ	"	۱۰	"
اعجاز احمد صاحب	"	۱۱	"

(باقی)

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ

سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:۔

"یاد رکھو! ہمارا زمانہ قربانیوں کا زمانہ ہے۔ ہمارا زمانہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے حصول کا زمانہ ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بعد تیرہ سو سال تک جو کسی کو نہیں مل سکا۔ وہ آج حاصل ہو سکتا ہے اگر کوئی حاصل نہ کرے تو اور بات ہے ورنہ جنت کی نعماء اللہ تعالیٰ کے قرب کی راہیں جس رنگ میں تیرہ سو سال کے بعد آج کھلی ہیں۔ اس طرح تیرہ سو سال میں کسی کے لئے نہیں کھلیں۔"

کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بابرکت زمانہ پایا۔ اور پھر آپ کی جماعت میں شامل ہو کر اسلام کو کل ادیان پر غالب کرنے کا عزم صمیم کئے ہوئے ہیں۔ سو ہماری جماعت کے تمام مخلصین کو چاہیئے کہ وہ مذکورہ بالا ارشاد بابرکت کے پیش نظر تحریک جدید کی تمام مالی قربانیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ اور اللہ تعالیٰ سے اس کے خصوصی انعامات کے علاوہ اس کی رضا اور خوشنودی کو حاصل کرنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

اک زمانہ کے بعد اب آئی ہے یہ ٹھنڈی ہوا
پھر خدا جانے کہ کب آویں یہ دن اور یہ بہار

(وکیل المال اوّل تحریک جدید ربوہ)

درخواست دعا

میری بھتیجی کئی دن سے لعارضہ بخار بیمار چلی آرہی ہے باوجود علاج کے ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا۔ احباب جماعت سے اس کی شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مبشر احمد ڈیرہ غازی خان)

۲۔ امسال چنیوٹ سے ہمارے بہت سے بچوں نے میٹرک اور ایف اے کے امتحانات دیئے ہوئے ہیں۔ نیز ہمارے ایک ہونہار طالب علم عزیزی حافظ مبارک علی صاحب بی اے کا امتحان دے رہے ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے جو ان کے لئے اور سلسلہ کیلئے بابرکت ہو۔ (امیر جماعت احمدیہ چنیوٹ)

اسلام کی روز افزوں ترقی کا آئینہ دار

ماہنامہ

تحریک جدید ربوہ

آپ خود بھی یہ ماہنامہ پڑھیں اور اپنے غیر احمدی دوستوں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں۔ سالانہ قیمت ۔/۲ روپے

ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس

یونائیٹڈ ٹرانسپورٹ سرگودھا

کی

آرام دہ بسوں پر سفر کریں۔ (مینیجر)

ایک لاجواب اور عجیب روزنگار سرمہ

سرمہ خورشید

آنکھوں کی جملہ امراض

خارش۔ پانی بہنا۔ موتیا بند۔ ککرے وغیرہ کے لئے

لاجواب تحفہ فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۵۳۸

سرگودھا اور سیالکوٹ کے درمیان سب رفتار وقت کی پابند اور قابل اعتماد

کراؤن بس سروس

کی بسوں پر سفر کیجئے۔ (مینیجر)

ہمدرد نسواں جوہر ابھرا مرض اٹھرا کا بے نظیر علاج خالص اور مکمل اجزاء سے تیار شدہ قیمت ۲ روپے دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسلام ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے جس کی قدرتوں کا ظہور ہر زمانہ میں ہوتا چلا آیا ہے

اگر تم اس سے تعلق پیدا کر لوگے تو وہ تمہیں بھی اپنی قدرتوں کے چمکتے ہوئے نشانات دکھائے گا

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورہ النحل کی آیت انما امرت ان اعبد رب ھذہ البلدۃ التی حرمھا ولہ کل شیء وامرت ان اکون من المسلمین کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"حقیقی اسلام کے یہ معنے ہیں کہ اللہ تعالےٰ کے احکام کی کامل فرمانبرداری اور اطاعت کی روح ہمارے اندر اسطرح رچی ہوئی ہو کہ اس کی مرضی اور منشاء کے خلاف کوئی ایک قدم اٹھانا بھی ہمارے لئے ناممکن ہو۔ ہم محض نام کے اعتبار سے ہی مسلمان نہ کہلائیں بلکہ ہمارا عمل اور ہمارا کردار بھی اسی بات کی گواہی دے کہ فی الواقعہ ہم اس نام کے مستحق ہیں اور ہمارا اٹھنا اور ہمارا بیٹھنا اور ہمارا چلنا اور ہمارا پھرنا غرضیکہ ہماری ہر حرکت اور ہمارا ہر سکون اسی نام کے شایان شان ہو۔

پھر فرماتا ہے

واتلوا القرآن

مجھے یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ میں سب لوگوں کو قرآن کریم پڑھ کر سناؤں اور انہیں اسلام میں داخل کرنے کی کوشش کروں

فمن اھتدی فانما یھتدی
لنفسہ ومن ضل فقل
انما انا من المنذرین

اس کے نتیجہ میں جو شخص ہدایت پائے گا اس کا فائدہ اسی کو پہنچے گا۔ اور اگر وہ گمراہ ہو جائے تو مجھے یہ کہنے کا حکم ہے کہ میں کسی پر جبر نہیں کروں گا۔ صرف خدا کا پیغام پہنچاؤں گا۔ آگے ہر شخص آزاد ہے چاہے تو مان لے اور چاہے انکار کرے۔

آخر میں فرمایا کہ مجھے اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ کہنے کا بھی حکم دیا گیا ہے کہ سب تعریف اللہ تعالےٰ کو ہی حاصل ہے یعنی اسلام جس خدا کو پیش کرتا ہے وہ ایک زندہ اور طاقتور خدا ہے۔ اس نے آدم کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور نوح کے زمانہ بھی اپنے نشانات دکھائے اور ابراہیم کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے۔ اور موسےٰ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے۔ اور داؤد اور سلیمان اور صالح اور لوط کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھلائے اور عیسےٰ کے زمانہ میں بھی اپنے نشانات دکھائے اور جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوئے تو ان کی تائید میں بھی وہ اپنے نشانات دکھاتا رہا اور پھر جب مسلمانوں پر تنزل کا دور آیا تو اسلام کے دوبارہ احیاء کے لئے اس نے مسیح موعودؑ کو مبعوث فرما کر پھر اپنی قدرت اور جلال کے تازہ نشانات دکھلانے شروع کر دیئے۔ پس تمام تعریفوں کی مستحق صرف اللہ تعالےٰ ہی کی ذات ہے جس نے ہر زمانہ میں اپنی زندگی کا ثبوت دیا اور ہر زمانہ میں اپنے نشانات کے ذریعہ دنیا کو اپنا چہرہ دکھایا۔ اگر وہ صرف آدم یا نوح یا ابراہیم یا موسےٰ یا داؤد یا سلیمان یا عیسےٰ کے زمانہ تک اپنی قدرت نمائی کو ختم کر دیتا ہے تو ہم کس طرح کہہ سکتے تھے کہ الحمد للہ۔ ہمارا الحمد للہ کہنا۔ اسی صورت میں درست ہو سکتا ہے جبکہ ہم خود بھی اپنی ذات میں خدا تعالےٰ کے چمکتے ہوئے نشانات دیکھیں اور ہر زمانہ میں اسکی قدرتوں کا ظہور ہوتا چلا جائے پس فرمایا تو دنیا کو سنا دے کہ اسلام ایک زندہ خدا پیش کرتا ہے۔ اگر تم اس سے تعلق پیدا کر لوگے تو وہ تمہیں ایسے نشانات دکھائے گا جس کے نتیجہ میں تم اپنی روحانی آنکھوں سے خدا تعالےٰ کو دیکھ لوگے

وما ربک بغافل
عما تعملون

اور اللہ تعالےٰ تمہارے اعمال سے غافل نہیں وہ جانتا ہے کہ تم اندھیروں میں پڑے ہو اور رسموں میں جکڑے ہوئے ہو۔ پس وہ تمہیں آزاد کرنے کے لئے خود آسمان سے اترے گا۔ اور ایسے نشانات دکھائے گا جو تمہارے سامنے خدا تعالےٰ کے وجود کو لا کر کھڑا کر دیں گے۔

(تفسیر کبیر)

ضروری اعلان برائے طالبات

فضل عمر درس القرآن کلاس

فضل عمر درس القرآن کلاس جو ۱۲ر جولائی سے شروع ہو رہی ہے اس میں شمولیت اختیار کرنے والی طالبات اپنے ساتھ اپنی ضرورت کے مطابق چینی ضرور لے کر آئیں صبح ناشتے میں چائے کے لئے اپنی چینی استعمال کرنی ہوگی۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

تربیتی کلاس مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور

مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور کی سہ روزہ تربیتی کلاس مورخہ ۸ر جون بروز جمعۃ المبارک بعد نماز مغرب زیر صدارت مکرم چوہدری غلام احمد صاحب شروع ہوئی کلاس میں قرآن کریم، حدیث شریف، ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مشعل راہ (ارشادات حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ) کے درس دیئے گئے۔

درس کے علاوہ وفات مسیح، ختم نبوت کی تشریح، خلافت احمدیہ کی برکات، سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام، صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام۔ والدین کی اطاعت از روئے قرآن مجید۔ تربیت اولاد کے عناوین پر مختلف احباب نے کلاس سے خطاب کیا۔ مجلس کی یہ تربیتی کلاس مورخہ ۱۰ر جون بروز اتوار بعد دوپہر بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

(معتمد مجلس خدام الاحمدیہ بہاولپور)

درخواست دعا: میرے بڑے بھائی میجر عبدالرحمن صاحب آف کویت کی طبیعت پہلے سے بہتر ہے کامل صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ نیز میری ہمشیرہ طلعت المقیم نائیجیریا بیمار ہے۔ اور ۱۲ر جولائی کو پاکستان آنے کا ارادہ ہے اسکی شفائے کاملہ و عاجلہ اور بخیریت پاکستان پہنچنے کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (بشریٰ البشیر جنرل سیکرٹری لجنہ مرکزیہ ربوہ)

چندہ تحریک خاص لجنہ اماء اللہ

ہفتہ زیر رپورٹ یکم تا ۶ر جولائی چندہ تحریک خاص کی صرف مندرجہ ذیل وصولی ہوئی ہے۔ جزاھن اللہ احسن الجزاء۔ یہ وصولی بہت ہی کم ہے۔ تعمیر کا کام عنقریب شروع ہونے والا ہے۔ بہت جلد اس چندہ کو پورا کرنے کی طرف توجہ دیں۔ جو بہنیں پانچ صد یا اس سے زائد دے چکی ہیں ان کے نام قسط وار الفضل میں شائع ہو چکے ہیں۔ اگر کسی کے حساب میں غلطی ہو تو فوراً اطلاع دیں۔ لیکن نام شائع کرنے سے یہ مطلب نہیں کہ اب وہ چندہ دینا بند کر دیں۔ معلوم نہیں عمارتوں پر کتنا خرچ آئے گا۔ اس لئے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق اس چندہ کو جاری رکھیں۔ اور اپنے وعدہ جات میں اضافہ کریں۔

۱۔ لجنہ اماء اللہ ربوہ ۔۔ ۴ر۶۰۰ روپے
۲۔ لجنہ اماء اللہ سرگودھا ۔۔ ر۳۰ روپے
۳۔ لجنہ اماء اللہ شیراز (ایران) ۔۔ ر۱۴۸ روپے

(صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

گمشدہ کاپی

(۱) میری ایک کاپی جس پر پلاسٹک کا کور چڑھا ہوا ہے اور میرا نام ٹھیکیدار مختار احمد لکھا ہے۔ ناصر دین میڈیکل سٹور گولبازار ربوہ کے قریب یا بازار میں کسی اور جگہ گر گئی ہے کاپی میں میرے بہت ضروری کاغذات ہیں اگر کسی دوست کو ملی ہو تو مجھ تک پہنچا کر شکریہ کا موقع دیں۔ کاپی پہنچانے والے کو مبلغ پانچ روپے بطور انعام دیئے جائیں گے۔

(ٹھیکیدار مختار احمد دار العلوم شرقی ربوہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴